خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
2- نومبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 247 | جمعرات 8 جمادی الثانی- 1416ھ ' 2 نبوت 1374ہش ' 2- نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو

آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ جو غیروں کے لئے کرامت ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس نقطہ سے جہاں دعا اثر کرتی ہے دور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو ان کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے۔ جب تک کافی وزن نہ ہو خواہ زہر ہو یا تریاق اس کا اثر نہیں ہوتا۔ کسی کو بھوک لگی ہوئی ہو اور وہ چاہے کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے یا تولہ بھر غذا کھالے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ سیر ہو جاوے؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہے ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس کب بجھ سکتی ہے' بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہئے کہ وہ کافی غذا کھاوے اور پیاس بجھانے کے واسطے لازم ہے کہ کافی پانی پیوے۔ تب جاکر اس کی تسلی ہو سکتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 204)

مالی قربانی سے اموال میں برکت پڑتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اگر خدا تعالیٰ یہ مالی قربانی کا نظام نہ رکھتا اور تحائف قبول نہ کرتا تم سے تو پھر تمہارا نقصان تھا۔ تمہارا اللہ سے مالی قربانی کا تعلق قائم نہ ہوتا اور اس پہلو سے تمہارے اموال کو وہ برکت نہ ملتی جو طبعاً اور فطرتاً ایک غریب آدمی کے امیر آدمی سے تعلق کے نتیجے میں اس کو برکت ملتی ہے۔ اور وہ برکت ہمیشہ اس کی اس پاکیزہ کوشش کے نتیجے میں یا بہت ہی ایک دل نواز کوشش کے نتیجے میں ہے۔ جو امیر کو اپنے تخت گاہ سے دل نواز دکھائی دیتی ہے۔ اس کی اپنی نیت کچھ بھی ہو امیر جب اپنی بلندی سے ایک غریب کو تحفہ پیش کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کا دل اس کی تعریف' اس کی محبت سے بھر جاتا ہے کہ دیکھو اس غریب کے پاس کچھ بھی نہیں پھر بھی اتنا تعلق ہے مجھ سے کہ میری خاطر قربانی کرکے یہ سب کچھ لایا ہے۔ اور پھر انسان اس کے نتیجے میں اس پر بہت مہربان ہو جاتا ہے یعنی اگر کوئی شریف النفس ہو تو وہ اس سے بہت مہربانی کا سلوک کرتا ہے۔

اللہ جو غنی ہے جس کے پاس سب خزانے ہیں جب وہ اپنے بندوں کو موقع دیتا ہے کہ تمہیں جو میں نے دیا ہے اس میں سے کچھ پیش کرو تو اس لئے نہیں کہ وہ ضرورت مند ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ امیر سے امیر آدمی بھی کسی نہ کسی پہلو سے ضرورت مند بھی رہتا ہے اور وہ حمید نہیں ہوتا۔ مگر اللہ تو حمید ہے اسے تو ادنیٰ بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے جب وہ کسی ضرورت مند کو اپنے حضور کچھ پیش کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور اس سے اس کا تعلق غنی کا استغناء کی صورت میں نہیں ہوتا بلکہ حمید دولت مند کے طور پر ہوتا ہے جو صاحب تعریف ہے اور صاحب تعریف ہونے میں یہ بات لازم ہے کہ نیکی کا بدلہ اس سے بہت بڑھ کر عطا کیا جائے۔

تو اس پہلو سے جو ہمارا چندوں کا نظام ہے اس میں غنی اور حمید کو سمجھنا ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی غنی کو پیش کرے لیکن دل میں خساست ہو' چاہتا ہو کچھ پیش بھی ہو جائے نام بھی لکھا جائے لیکن میری چیزوں میں کمی نہ آئے' کمی آئے تو میری خبیث چیزوں میں آئے' کھانا گل سڑ رہا ہے تو کیوں نہ فقیر کو دے کر اس کی بدبو سے نجات پائیں اور اللہ کی رحمت بھی حاصل کر لیں۔ یہ جو چیز ہے یہ بھی غنی سے ایک تعلق قائم کرتی ہے مگر استغناء کا تعلق ہے۔ اللہ ایسے شخص

باقی صفحہ 7 پر

عشرہ کلام الٰہی

22 نومبر تا کیم دسمبر 95ء

منانے کے لئے جملہ عہدیداران جماعت' مربیان کرام اور معلمین حضرات ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ تفصیلی پروگرام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

نکاح

○ محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت عاجز کے بیٹے عزیزم مجیب احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ بشریٰ ارم بنت مکرم میاں محمد اکرم صاحب لاہور کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 31- جولائی 1995ء کو عشاء کی عبادت سے قبل بمقام ٹلفورڈ سرے انگلینڈ میں فرمایا۔ عزیزم مجیب احمد طاہر محترم سردار عبدالحق شاکر صاحب واقف زندگی کا پوتا اور عزیزہ بشریٰ ارم حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب آف شاہدرہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے۔ عاجز احباب کرام سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

درخواست دعا

○ رحمت اللہ صاحب شاکر سابق مینیجر و اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل آج کل بہت کمزور ہیں اور مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ان کی صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا عبدالحمید اسلم صاحب ابن مکرم رانا عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ (حضرت صاحب) جرمنی میں دو ماہ شدید بیمار رہنے کے بعد اتوار کی رات بعمر 37 سال وفات پاگئے۔

ان کا جنازہ جمعہ 3- نومبر 1995ء کو ربوہ پہنچنے کی امید ہے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2- نبوت 1374ھش 2 - نومبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

1- "تم اپنے اعمال اور افعال سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ واقعی تم نے سچی تبدیلی کر لی ہے۔ تمہاری مجلسوں میں وہی ہنسی اور ٹھٹھا نہ ہو جو دوسرے لوگوں کی مجلسوں اور محفلوں میں پایا جاتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ زمین و آسمان کا خالق ایک خدا ہے وہی خدا ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے۔ کوئی شخص دنیا میں کسی قسم کی راحت اور کوئی نعمت حاصل نہیں کر سکتا مگر اسی کے فضل اور کرم سے۔ ایک پتہ بھی اس کے فضل کے بغیر ہرا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ہر وقت اسی سے سچا تعلق پیدا کرے اور اس کی رضا جوئی کی راہوں پر مضبوط قدم رکھے۔ اگر وہ اس بات کی پابندی کرے گا تو یقیناً اسے کوئی غم نہیں۔ ہر قسم کی راحت 'صحت' عمر و دولت یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے۔ جب انسان کا وجود ایسا نافع اور سود مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا۔ جیسے باغ میں کوئی درخت عمدہ پھل دینے والا ہو تو اسے باغبان کاٹ نہیں ڈالتا بلکہ اسکی حفاظت کرتا ہے اسی طرح نافع اور مفید وجود کو اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے کہ جو لوگ دنیا کے لئے نفع رساں لوگ بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمریں بڑھا دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جو سچے ہیں اور کوئی ان کو جھٹلا نہیں سکتا"۔

2- حواس ظاہری میں بھی معمر ہو کر بہت کچھ فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض اندھے ہو جاتے ہیں۔ بہرے ہو جاتے ہیں۔ چلنے پھرنے سے عاری ہو جاتے ہیں اور قسم قسم کی مصیبتوں اور دکھوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ غرض یہ زمانہ بھی بڑا ہی ردی زمانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانہ ہے جو ان دونوں کے بیچ کا زمانہ ہے یعنی شباب کا۔ جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفس امّارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ یہی زمانہ ہے جو مواخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں۔ لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا۔ اور شقی بنا دے گا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

3- اول ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے۔ ورنہ وہ ضرور ہلاک ہو گا۔ جو شخص دیدہ دانستہ بد راہ کو اختیار کرتا ہے یا کنویں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہو گا۔ ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل رحم ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے کہ جہاں تک ممکن ہے بد صحبتوں اور بد عادتوں سے پرہیز کریں اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں۔

کہیں اُونچ تھی کہیں نیچ تھی کہیں پھول تھا کہیں خار تھا
کبھی تھا یقیں مری زندگی کبھی میں گماں کا شکار تھا
مجھے لمحہ لمحہ پہ فخر ہے میں رُکا نہیں میں جھکا نہیں
مری ہر خوشی تھی مری خوشی' مرے آنسوؤں میں وقار تھا

ابو الاقبال

ہم لوگ

قتیلِ کشمکشِ روزگار ہیں ہم لوگ
فریب خوردہَ لیل و نہار ہیں ہم لوگ

ہمیں ہیں وہ جنہیں ازبر ہے سرگزشتِ چمن
اداشناسِ خزاں و بہار ہیں ہم لوگ

نشیب پر نہیں اپنی بلندیوں کی اساس
ازل کے دن ہی سے گردوں وقار ہیں ہم لوگ

ہمارے دل نے فریبِ سکوں نہیں کھایا
سمجھ کے بُوجھ کے سیماب وار ہیں ہم لوگ

قدم قدم پہ ہیں مجبوریوں کے ہنگامے
خدا گواہ کہ بے اختیار ہیں ہم لوگ

نسیمِ صبح چمن تک ہی رکھ نشاط اپنی
ہمیں نہ چھیڑ بڑے سوگوار ہیں ہم لوگ

نہ اعتبارِ وفا ہے نہ اعتبارِ جفا
یہ کس نگاہ میں بے اعتبار ہیں ہم لوگ

ملائیں ہم سے نظر مہر و ماہ کیا ثاقب
کہ حُسن دوست کے آئینہ دار ہیں ہم لوگ

ثاقب زیروی

الفضل 4- جون 1948ء

عبادت ایک معراج ہے

(بخشش) کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ ملے۔ اس کی تحصیل کے لئے پنجگانہ (عبادت) بھی ہے تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ (عبادت) ایک معراج ہے اور وہ (عبادت) ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے۔ یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں؟ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے۔ اول خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو۔ اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو۔ اور پھر اس محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو۔ اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو۔ اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مردہ متصور ہو۔ اور ہر ایک خوف اس کی ذات سے وابستہ ہو اور اس کی درد میں لذت ہو اور اس کی خلوت میں راحت ہو۔ اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔ مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی (-) یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں۔ جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے۔ جس کے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔ اور خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے۔ اور دل اس پر توکل کرے۔ اور اسی کو پسند کرے۔ اور ہر چیز پر اس کو اختیار کرے۔ اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے۔ اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کو ذبح کرنے کا حکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کا اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجالائے' اور رضاجوئی اپنے آقا کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ زنا سے بچنا کوئی بڑی بات نہیں اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا بڑا کام نہیں اور جھوٹی گواہی نہ دینا کوئی بڑا ہنر نہیں۔ مگر ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کی سچی محبت اور سچے جوش سے دنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ جو بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔

یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے۔ اور جو شخص یہ عبادت بجالاتا ہے۔ تب تو اس کے اس فعل پر خدا کی طرف سے بھی ایک فعل مترتب ہوتا ہے۔ جس کا نام انعام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے۔ یعنی یہ دعا سکھلاتا ہے (-)....... یعنی اے خدا ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ اور اپنی خاص عنایت سے مخصوص فرمایا۔ حضرت احدیت میں یہ قاعدہ ہے کہ جب خدمت مقبول ہو جاتی ہے تو اس پر ضرور کوئی انعام مترتب ہوتا ہے۔ چنانچہ خوارق اور نشان جن کی دوسرے لوگ نظیر پیش نہیں کر سکتے یہ بھی خدا تعالیٰ کے انعام ہیں جو خاص بندوں پر ہوتے ہیں۔

ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس میں بھی تکبر ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ جو شخص جرات کے ساتھ گناہ' فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے۔

اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں۔ چھوڑ دو۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ اپنی محبت کا خود امتحان کریں۔ انسان اپنی محبت کا خود امتحان کرے۔ اگر اس کو اس سوختہ دل عاشق کی طرح چلتے پھرتے بیٹھتے اٹھتے غرض ہر حالت میں بیداری کی ہو یا خواب کی اپنے محبوب ہی کا چہرہ نظر آتا ہے۔ اور کامل توجہ اسی کی طرف ہے تو سمجھ لے کہ مجھے واقعی خدا تعالیٰ سے ایک عشق ہے اور ضرور ضرور خدا تعالیٰ کا پرکاش اور پریم میرے اندر موجود ہے صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے۔ اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکاء سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا جس کا اس نے ارادہ کیا ہے یا جن بلاؤں اور عذابوں کو ظاہر کر چکا ہے تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی۔ سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیز گاری کے لئے عورتوں کو پرہیز گاری سکھاویں۔ ورنہ وہ گناہ گار ہوں گے۔ اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہے تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ احمق ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے راستے پر ہو گا تو وہ اس سے ڈرے گی اور خدا سے بھی.......... سب انبیاء اور اولیاء کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے۔ (مردوں کو عورتوں کے اوپر ایک درجہ حاصل ہے۔) اسی لئے کہا گیا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاوے گا۔ کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔ ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہو گا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لیں گی۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

ہماری جماعت میں ایک شخص ہوا کرتا تھا اب تو وہ مر گیا ہے۔ اور مرا بھی بری حالت میں ہے۔ اس نے ایک دفعہ کچھ اور دوستوں سمیت میرے پہرے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ میں خود تو کسی کو پہرے کے لئے نہیں کہتا لیکن جب کوئی پہرہ کے لئے اپنی خوشی سے آجائے تو اسے روکتا بھی نہیں۔ اس وقت ہم نہر پر گئے ہوئے تھے۔ اور ہمارا خیمہ ایک طرف لگا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم آپ کا پہرہ دیں گے۔ گرمیوں کے دن تھے مجھے تکان محسوس ہوئی اور میں خیمے میں جا کر سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب میں اٹھا تو میں نے گھر والوں سے دریافت کیا کہ خیمہ میں جو میری چھتری لٹک رہی تھی وہ کہاں گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تو باہر گئے ہوئے تھے اور ابھی واپس آئے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ کون لے گیا۔ خادمہ سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگی کہ ایک آدمی خیمہ کے پاس آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ حضرت صاحب کی چھتری دے دو۔ چنانچہ میں نے چھتری اٹھا کر اسے دے دی۔ میں نے جب باہر جا کر دریافت کیا تو ہر ایک شخص نے لاعلمی ظاہر کی کہ ہمیں نہیں معلوم کون خیمہ کے پاس گیا۔ اور چھتری مانگ کر لے گیا غرض کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ وہ کون شخص تھا۔ کوئی چور تھا یا کوئی دشمن تھا۔ جو صرف یہ بتانے کے لئے اندر آیا تھا کہ تمہارے پہروں کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ ایسے شخص کو چھتری لینے سے کیا حاصل ہو سکتا تھا اس کی غرض محض یہ بتانا ہو گی تم اتنے غافل ہو کہ میں تمہارے گھر کے اندر داخل ہو کر ایک چیز اٹھا سکتا ہوں۔ اگر کسی مصلحت یا اخلاق کی وجہ سے میں تم پر حملہ نہیں کیا تو اور بات ہے۔ ورنہ میں اندر ضرور داخل ہو گیا ہوں۔ اور تمہاری ایک چیز بھی اٹھا کر لے آیا ہوں۔ مگر تمہیں اس کی خبر تک نہیں ہوئی۔ بہرحال مجھے جب یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے اس پر اظہار ناراضگی کیا۔ اور کہا کہ ایسے پہرے کا فائدہ کیا ہے۔ اس پر وہی آدمی جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہنے لگا کہ اگر مجھے پتہ لگ جائے کہ آپ نے وہ چھتری کہاں سے خریدی تھی تو میں ویسی ہی چھتری خرید کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔

اب دیکھو یہ کتنی کمینہ اور ذلیل ذہنیت تھی اس شخص کی کہ اس نے میری ناراضگی کی حقیقت کو سمجھنے کی تو کوشش نہ کی اور یہ سمجھا کہ میری ناراضگی چھتری کے نقصان کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ میری ناراضگی کی وجہ تو یہ تھی کہ جب تم ایک ذمہ داری کا کام لیتے ہو تو تمہارا فرض ہے کہ اس کام کو پوری تندہی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دو۔ اور اگر تم وہ کام نہیں کر سکتے تو تمہارا اس کی بجا آوری کے لئے ذمہ داری قبول کرنا حماقت ہے۔ مگر اس نے سمجھا کہ میری خفگی اس لئے ہے کہ میری چھتری گم ہو گئی ہے اور وہ کہنے لگا کہ اگر مجھے پتہ لگ جائے کہ آپ نے چھتری کہاں سے خریدی تھی تو میں ویسی ہی چھتری خرید کر آپ کو دے دوں۔ اب یہ اتنی کمینہ ذہنیت ہے کہ مجھے اس کا خیال کر کے ابھی بھی پسینہ آجاتا ہے اور میں حیران ہوتا ہوں کہ کیا اتنا ذلیل اور کمینہ انسان بھی کوئی ہو سکتا ہے۔ وہ احمدی تھا۔ گو بعد میں عملاً (احمدیت) چھوڑ گیا۔ مگر بہرحال وہ کہلاتا احمدی تھا۔

سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے تمام رحمتوں' بزرگیوں' سچائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

دینے والے اور ٹالنے والے

قارئین شاید متعجب ہوں کہ یہ کیا موضوع ہوا۔ اطمینان رکھیں آہستہ آہستہ بات کھل جائے گی۔ پچھلے ساڑھے تین ماہ سے دو دوستوں کے ساتھ کاسئہ گدائی لئے بڑی باقاعدگی کے ساتھ تقریباً ہر شام ہم دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔ مقصد ہی ایسا ہے کہ کشکول ہاتھ میں لینا پڑا۔ کئی گھروں کی گھنٹیاں بجائیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ صاحب خانہ دوسری۔ تیسری گھنٹی پر تشریف لائے۔ اور تالہ لگے گیٹ کے پیچھے سے ہی بات کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ تو استثنائی صورت تھی۔ اکثر اس کے بالکل برعکس ہوا۔ انجانے لوگوں کے دروازوں پر دستک دی۔ صاحب خانہ بڑی عزت و احترام سے ڈرائنگ روم میں لے گئے۔ اور پھر تواضع کرنے پہ بضد ہوئے۔ اور ہم نے بھی بصد اصرار معذرت چاہی۔ مگر بعض جگہ ہمارا اصرار بھی انہیں روایتی مہمان نوازی کے مظاہرہ سے باز نہ رکھ سکا۔ ہم احباب جماعت کی خوش اخلاقی اور جذبہ مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے۔ بڑی خندہ پیشانی سے ملنا۔ ہماری بات کو جو ایک بیت کے سلسلہ میں درخواست ہوتی ہے' کو بڑے احترام سے سننا۔ اور پھر اپنے مخصوص حالات کے باوجود بڑی فراخدلی سے پیشکش کرنا۔ یہ سلوک۔ یہ کردار۔ یہ جذبہ دیکھ کر دلی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اخلاق و اطوار اور جذبہ قربانی اس جماعت کے افراد کا طرۂ امتیاز ہے۔ ان کے لئے سو سو دعائیں نکلیں۔ اور پھر بڑی باقاعدگی سے ان دوستوں کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔

بعض دوستوں کا جذبہ قربانی یقیناً بے مثل ہے۔ ایک صاحب کو ہم نے رات کے دس۔ پونے دس بجے سوتے سے بیدار کیا۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ سو رہے تھے۔ ہماری گھنٹی نے انہیں بیدار کیا۔ مگر مجال ہے جو انہوں نے شکوہ کیا ہو یا حرف شکایت زبان پر لائے ہوں۔ ملاقات بھی ان سے ہو رہی تھی پہلی بار۔ ہمیں جانتے ہی نہیں۔ ہم نے پہلے تو بے وقت تکلیف دینے کی معذرت چاہی پھر حرف مدعا کہہ ڈالا۔ وہ کچھ نہیں بولے۔ چند منٹ کی اجازت چاہی۔ ہم نے سمجھا کہ آج تو شاید کشکول کو خالی ہی جانا ہو۔ مگر چند منٹوں کے بعد تشریف لائے اور ایک بہت بڑی رقم ہمارے ہاتھ میں تھما دی۔ ساتھ ہی معذرت بھی کی کہ ابھی اس سے زیادہ وہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے پھر آنے کو کہا۔ دوبارہ حاضری ہوئی تو اس سے بھی بڑی رقم اس کار خیر کے لئے پیش کر دی۔ کیا جذبہ قربانی ہے' کیا ایثار ہے' کتنی شدید خواہش ہے نیک کام میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ اس کا موازنہ تو کیجئے اس آواز اور اس پر لبیک کہنے والے عمل سے' جو اکثر محلوں میں نظر آتا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں محلہ دار ایک۔ دو یا زیادہ سے زیادہ پانچ روپے پیش کر دیتے ہیں اور گرجدار آواز میں اعلان کیا جاتا ہے کہ فلاں مخیر حضرت نے دو روپے یا پانچ روپے دئے۔ قربانی کم اور نام کا اچھالنا زیادہ۔ ہے کوئی مقابلہ ان دونوں میں؟ دیکھا آپ نے احمدی حضرات کا جذبہ قربانی۔ دیتے ہیں اور دل کھول کر اور پھر بڑی خندہ پیشانی سے۔ اور بغیر کسی نام و نمود کے جذبہ سے۔ آیئے کچھ اور دوستوں سے بھی مل لیں۔ ایک بزرگ کی ہم سیر میں حارج ہوئے' ہمیں دیکھتے ہی واپس مڑے۔ بات سنی۔ ایک ریٹائرڈ بزرگ۔ ہم کچھ زیادہ توقع نہ رکھتے تھے۔ فرمانے لگے۔ یکم کو پنشن ملے گی۔ پھر آیئے گا۔ ہم جو فالو اپ Follow up کے بہت قائل ہیں' دوبارہ پہنچے۔ دیکھتے ہی اندر کی طرف بڑھے۔ اور غالباً اپنی حیثیت سے بہت بڑھ کر رقم ہمارے ہاتھ میں تھما دی۔ اللہ اللہ کیا ایثار ہے' کیا شریک کار خیر ہونے کا جذبہ کیا خندہ دلی سے پیشکش۔ ایک اور دوست ہم سب کے قابل احترام خاندان کے ایک معزز فرد۔ انہیں ہم نے اس وقت تکلیف دی جب کہ ایک عزیز ایک بڑے آپریشن کے بعد ان کے پاس پہنچے تھے۔ وہ چاہتے تو ایسے میں ملنے سے انکار کر دیتے۔ کیونکہ واقعی ان کے حالات اس بات کے متقاضی تھے کہ مریض کی تیمارداری پہ توجہ مبذول کی جاتی۔ مگر وہ تشریف لائے۔ ہماری بات سنی۔ اور ہمیں دو روز کے بعد رابطہ کرنے کو کہا۔ یہ ہماری کوتاہی تھی کہ ہم لیٹ ہو گئے۔ مگر انہیں ایفائے عہد کا اتنا خیال تھا کہ انہوں نے کسی دوسرے دوست کے پاس رقم (اور اچھی خاصی رقم) پہنچا دی۔ کیا ایفائے عہد ہے۔ کیا قربانی ہے! ایک قابل عزت خاندان کے ایک قابل عزت دوست کی ایفائے عہد کی ایک عمدہ مثال۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ بڑی ہی اچھی مثال قائم کی انہوں نے۔ ایک اور دوست کے در پر حاضری ہوئی۔ فرمانے لگے کہ ایک مشکل وقت آن پڑا ہے۔ بزنس چوپٹ۔ بیٹا اپنی بڑی بڑی ڈگریاں سنبھالے مسلسل دروازوں پر دستک دئے جا رہا ہے۔ حالات مخدوش ہیں۔ مگر ہمارے دوبارہ جانے پر ہاتھ پیچھے نہ کھینچ سکے۔ نہ جانے انہوں نے اپنی کس ضرورت کی قربانی کی مگر ہماری ضرورت کو انہوں نے مقدم جانا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ساری مشکلیں آسان کرے اور اس قربانی کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

ہم اکثر پہلے جماعتی کارکنوں سے ملے۔ ان کی اجازت اور ان کی راہنمائی میں اپنی مہم پر نکلے۔ ایک عہدہ دار نے نہ جانے کتنی بار خود ہی دوستوں کو تحریک کی' جس کے نتیجہ میں کئی ہاتھ جیبوں کی طرف گئے کئی وعدے ہماری نوٹ بک میں آئے۔ ایک کارکن۔ ایک معزز دوست خود ہمارے ہمرکاب ہوئے اور دوستوں کو بڑی پرزور تحریک کی۔ اور پھر ہر کارکن نے دوستوں کے دروازے کھٹکھٹانے سے پہلے اپنا حصہ ڈالا۔ (اور اکثر یہ حصہ معقول ہوتا) یہی ہے مثال جو ہماری جماعت کو قائم کرنی ہے' پہلے خود قربانی کیجئے۔ پھر دوسروں سے کہئے حضرت امام جماعت بھی کسی چندہ کی تحریک کرنے سے پہلے اپنا وعدہ لکھواتے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے اور یہ امر باعث خوشی ہے کہ ہمارے عہدہ دار بھی اس کی تقلید کر رہے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

ہمارے کچھ ایسے دوست بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہت دیا ہے۔ اور انہوں نے بھی اس کار خیر کے لئے بہت دیا۔ ہزاروں نہیں لاکھوں پیش کر دئے اور بڑی خوشدلی سے۔ ہے کوئی مثال ایسی قربانی کی؟ ذرا ان کی بات بھی سن لیں۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اسی کی عطا ہے۔ "گھر سے تو کچھ نہ لائے" تو پھر ہم اس کے دئے ہوئے میں سے دیتے کیوں ہچکچائیں۔ کیا خوبصورت بات کہی ان دوستوں نے۔ کس عظیم جذبہ کا مظاہرہ کیا ان نیک لوگوں نے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کا ایسا ہی اجر دے جیسی کہ ان کی قربانی ہے۔

ہم ایک چھوٹی سے ٹوٹی پھوٹی سڑک پہ ایک مکان کی طرف بڑھے۔ چوبارے میں ایک دوست رہتے ہیں۔ مکان کرایہ کا۔ نہایت معمولی کاروبار یا نوکری۔ ہم نے یہ آثار دیکھے تو کوئی خاص توقع نہ رکھی۔ مگر جب ہم نے ان سے بات کی تو انہوں نے فقط اتنا فرمایا کہ ابھی دوں یا پھر۔ اور ابھی ہم جواب دینے نہ پائے تھے کہ وہ بھاگے چوبارے کی طرف۔ اور ایک بڑا سا نوٹ ہمارے ہاتھ میں دے دیا۔ میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ میں نے ان کے اس جذبہ قربانی کو سلام کیا۔ نہ جانے گھر میں کیا کیا ضروریات تھیں۔ مگر ان کے کان میں ایک صدا پہنچی اور انہوں نے ایک لحظہ کی تاخیر نہیں کی۔ قطعاً یہ نہیں سوچا کہ فلاں ضرورت کیسے پوری ہو گی۔ انہوں نے عجلت اس بات میں کی کہ ثواب کے حصول میں تاخیر نہ ہو جائے۔ اللہ اللہ کیا خوب ہیں یہ لوگ کتنے پیارے کتنے عظیم! اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں۔ فضلوں کی بارش فرمائے اور خود کفیل ہو۔

میرا قلم بڑی روانی سے ان دوستوں کی قربانیوں کے واقعات لکھتا گیا۔ بلکہ مجھے اسے روکنا پڑا کیونکہ وہ تو بے شمار ہیں۔ تین۔ ساڑھے تین ماہ پہ محیط اتنے واقعات کہ سب کا ذکر تو ناممکن ہے۔ لیکن اب جو بات کہنے لگا ہوں اس پر میرا قلم رک رہا ہے۔ مگر تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کرنے میں حرج نہیں کیونکہ ایسے ذکر سے اور اس تقابل سے وہ جو کسی وجہ سے ہچکچا گئے انہیں بھی شاید یہ روشن مثالیں قربانی پہ ابھاریں۔

اس لمبے عرصہ میں ہم نے کوئی سو۔ ڈیڑھ سو دروازوں پر دستک دی (کئی ایک پہ دو دو بار) مگر صرف چند گھر ہی ایسے تھے جہاں پذیرائی نہ ملی۔ ایک حلقہ میں کچھ ہم سروس دوست قیام پذیر ہیں۔ کچھ نے تو بصد اصرار ہماری تواضع بھی کی اور ہمارے کشکول میں حسب توفیق ڈالا بھی۔ مگر اکثر سے ایک ہی قسم کا جواب ملا۔ جس میں نہ تو نہ شامل تھی' نہ ہاں۔ شاید ایک ہی سانچے میں ڈھالے گئے لوگ ایک ہی قسم کا جواب دیتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے ہمیں مایوس نہیں کیا۔ ہم اب بھی پر امید ہیں کہ دوسرے رابطہ پر اپنی مجبوریوں کے باوجود (اور ریٹائرڈ لوگوں کی بہت مجبوریاں ہوتی ہیں) وہ کھنکتے ہوئے سکے ہمارے کاسئہ گدائی میں ڈالیں گے۔ ایک دوسرے علاقہ میں ایک محل نما مکان کے سامنے کھڑے ہوئے۔ گھنٹی بجانے پر نوکر آیا۔ اس نے ہمارا اتا پتا معلوم کیا۔ صاحب خانہ تک کچھ وقت میں اطلاع پہنچی۔ آخر اندر جانے کی اجازت ملی۔ ایک بہت بڑا لان۔ مخملی گھاس کو روندتے ہوئے باہر بچھی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھے۔ صاحب خانہ نے ہمارے آنے کی وجہ دریافت کی۔ ہلکی روشنی میں بھی چہرہ پہ لکھا ہوا سوالیہ نشان واضح ہوا۔ انہوں نے ایک چھوٹی سی تقریر کی اور فقط یہی ہمارے حصہ میں آئی۔ ہم نے اس محل کو دیکھا صاحب خانہ کے جاہ و جلال کو دیکھا اور ان کی فراخی رزق کے لئے دعا کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ ایک اور جگہ پہلے بندوق بردار پہرہ دار سے ملاقات ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد باریابی ہوئی۔ مگر بات نہ بن سکی۔ ایک اور بہت بڑی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ معزز پیشہ باپ بیٹے (ایک سے ملاقات ہوئی) انہوں نے تفصیلات طلب کیں۔ جب بتلائی گئیں تو انہوں نے بڑا دلچسپ جواب دیا۔ آخر یہ تعمیر اتنے مہنگے علاقہ میں کیوں کر رہے ہیں۔ اس سے کہیں کم قیمت میں اور جگہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ یہ تو ویسا ہی جواب تھا جیسا کہ لطیفہ والے سکھ بھائی نے دیا کہ اگر کالج امرتسر میں بن رہا ہے تو کم از کم ہوسٹل ہی لاہور میں بنا دیا جائے۔ ہم "بایں عقل و دانش بباید گریست" کہتے ہوئے اٹھ آئے۔ مگر یہ تو چند استثنائی صورتیں تھیں۔ شروع میں میں نے عرض کی اور اسے دہرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائی کار خیر میں حصہ لینے کے لئے بڑی ہی فراخدلی کا ثبوت دیتے ہیں یہاں بھی غالباً جذبہ قربانی مفقود نہیں تھا۔ ہو سکتا ہے ہمارا تحریک کرنے کا انداز ہی ناقص ہو اور ہم اس جذبہ کو ابھارنے میں ناکام رہے ہوں۔

بہرحال وہ تاثر جو دوستوں تک پہنچانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ ایک زندہ جماعت ہے۔ جس کے افراد بڑے خوش اخلاق۔ بڑے مہمان نواز۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

ڈش انٹینا پر برطانیہ کا جلسہ سالانہ

حالیہ جلسہ سالانہ لندن نے مرکزی جلسہ سالانہ کا روپ دھار کر۔ اس کمی کو جو امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی ربوہ سے غیر حاضری کے دلگداز صدمہ کی وجہ سے دامن گیر رہتی تھی اور رہتی ہے۔ ایک حد تک کم کر دیا اور دلوں میں موجود ایک طرح کی افسردگی جو ہمیشہ دامنگیر رہتی تھی ہمارے قلوب اذہان پر۔ اس میں ایک گوناں ٹھہراؤ پیدا کر دیا۔ حضرت صاحب کی غیر حاضری کا دل سوز احساس تو ہمہ وقت موجود رہتا ہی ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے امام کو ہم سے (پاکستانیوں سے) جدا کرنے والوں نے اپنی طرف سے۔ ایک ایسا کارنامہ کیا تھا۔ جس سے بقول ان کے احمدیت پر "کاری ضرب لگ گئی تھی۔ بلکہ ایک "مولانا" نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ وہ لندن میں جاکر "قادیانیت" ہمیشہ کے لئے ختم کرا آئے ہیں اور "مرزائیوں" کے مراکز بند کروا دیئے ہیں۔" اور طبعاً جب حضرت صاحب کو نقل مکانی اختیار کرنا پڑی۔ تو ایسا دعویٰ کرنا بعید از قیاس بھی نہیں تھا۔ لیکن اس کے برعکس احمدیت کی جڑیں مختلف ممالک میں مضبوط ہوتی گئیں۔ ڈیڑھ صد کے قریب ممالک میں اس کا جھنڈا گاڑ دیا گیا۔ اور قوموں نے اس کے سایہ تلے برکت پانی شروع کر دی۔ جس کی آبیاری حضرت صاحب نہایت کامیابی سے کر رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ حضرت صاحب کے وقار میں معتدبہ اضافہ ہو رہا ہے۔ دنوں میں آپ کی عظمت اور شخصیت روز افزوں ہے۔ آپ کے چہرہ مبارک سے جلال و جمال رعب و روحانیت ٹپک رہی ہے۔ نتیجۃً آپ کے دیدار سے جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کا ذکر احاطہ تحریر میں لانا بے حد مشکل ہے۔ حتیٰ کہ جماعت کے نامور مشاہیر ادباء کے لئے بھی ایسا کرنا آسان کام نہیں اور میں تو اس میدان میں مبتدی ہونے کا دعویٰ کرنا بھی زیادتی سمجھتا ہوں بہرحال میں اس نظارہ اور اس کے لوازمات کا نقشہ کھینچ سکوں یا نہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ لندن میں تشریف فرما ہو کر اپنے مریدان باصفا کو جو روحانی لذت عطا فرمائی ہے اس کی شیرینی کا اندازہ کرنا بھی کار دارد والا معاملہ ہے۔ "ڈش انٹینا" تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمیں اپنے پیارے امام کو جی بھر کر دیکھنے اور ان کے کلمات طیبات سننے کا موقع فرما دیا۔ ہماری جماعت کی اکثریت غربا پر مشتمل ہے۔ ان کے لئے لندن کا سفر اختیار کرنا "مالایطاق" ہے۔ ان کو آپ کی زیارت کا موقع مل جانا یقیناً نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کل جب کہ حضرت صاحب کا خطاب آ رہا تھا۔ اور ہر چھوٹے بڑے کی یہی خواہش تھی کہ وہ آپ کے چہرہ مبارک پر نظریں جمائے رکھے۔ میں بھی دید کی پیاس بجھانے کے لئے ٹی وی کے سامنے ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھا تھا۔ کہ ہمارے ایک قریبی عزیز۔ قریشی ظفر اقبال صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر جو ریٹائرمنٹ کے بعد اسلام آباد میں سکونت پذیر ہیں۔ ملاقات کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے بمع اہل و عیال۔ میں تو ٹی وی والے کمرہ میں تھا۔ گھر والوں نے ان کا استقبال کر کے۔ انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا۔ ان کے حسن سلوک کی وجہ سے مجھے ہمیشہ ان سے گفتگو کرنے میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن آج تو بات ہی کچھ اور تھی۔ وہ ایسے وقت پر پہنچے۔ کہ حضرت صاحب ٹیلی ویژن پر تشریف فرما تھے۔ میں حضرت صاحب کے کلمات اور آپ کی تشریف آوری کی جھلکیاں دیکھنے میں اس قدر محو تھا اور "دنیا و مافیہا" سے بے نیاز۔ کہ میں نے ان کو خوش آمدید کہنے کے اخلاقی فرض کو بھی نظر انداز کر دیا۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ جلوہ دکھلا رہے ہوں۔ تو کسی اور کو ترجیح دینے کا جگرہ کہاں سے آئے۔ وہ منٹوں ڈرائنگ روم میں بیٹھے رہے اگرچہ گھر کے کچھ افراد ان سے محو گفتگو تھے لیکن حضرت صاحب کے اس ادنیٰ اور حقیر خادم کو سکرین سے نظر ادھر ادھر کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ پھر یکایک دل میں ایک خیال آیا کہ ایک منٹ کی تو مسافت ہے۔ قریشی صاحب موصوف کو ٹی وی روم میں ہی کیوں نہ لے آؤں۔ اٹھا اور طرفۃ العین میں ان کا ہاتھ پکڑ کر سکرین کے سامنے لے آیا۔ میرے ایسا کرنے سے ان کے اپنے دل کی آرزو بھی پوری ہو گئی اور ہم دونوں پروگرام کے اختتام تک ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے رہے۔ اس دوران مجھے خیال آیا کہ مجھے تو محترم راجہ غالب احمد صاحب کے ہاں جاکر۔ ان کی بزرگ والدہ محترمہ کی بیماری پرسی کرنا تھی۔ اپنے بیٹے اسحاق طارق سے کہا کہ "وہ فوراً مجھے غالب صاحب کی کوٹھی پر لے چلیں۔" چند منٹ میں ہم ان کے ہاں جا پہنچے۔ دیکھا۔ کہ کوٹھی کے اندر اور باہر برلب سڑک پر جہاں بھی کار کھڑی کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ کاریں ہی کاریں کھڑی ہیں اور کاروں والے احباب غالب صاحب کی بیٹھک میں براجمان ہیں۔ اب خطاب سننے کے لئے گیٹ سے آگے آدمی جائے۔ تو کیسے۔ یہ سب تو جلسہ سالانہ کا جشن منانے کے لئے جمع ہیں اور اپنے پیارے امام کی تقریر سننے کے جذبہ سے معمور فدائیت ہو تو ایسی۔ عقیدت مند اپنے جذبات کی تسکین کے لئے۔ سکرین پر نظریں جمائے۔ محبت اور عقیدت اور شوق دید سے سرشار۔ دنیا کا محبوب ترین وجود۔ جماعت احمدیہ کے امام۔ ان کے آقا و مخدوم۔ جلوہ گر ہوں۔ تو کون ہے جو آپ کی زیارت (جس بھی رنگ میں ہو سکے) سے محروم رہے۔

الغرض میں لندن تو نہ جا سکا۔ لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ کے دیدار سے سکرین کے طفیل مشرف ہو گیا۔ میں ہی نہیں جہاں جہاں ڈش انٹینا کی سہولت دستیاب ہے۔ احمدی احباب کے خاندانوں کے جملہ افراد۔ بلکہ اردگرد کے مخلص ہمسائے بھی غیر از جماعت افراد نے تو اپنی طرف سے ایسا انتظام کیا تھا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اپنی جماعت سے کٹ جائیں۔ لیکن ہمارے خدا نے ایسا اقدام کیا کہ ان کے امام ہمام ان کے گھروں کے اندر داخل ہو کر ان کو روحانی لذت مہیا فرمانے کا وسیلہ بن گئے ہیں۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے۔ ایک معروف "مولانا" نے بجا فرمایا تھا کہ مرزا طاہر احمد تو ہمارے ڈرائنگ روموں میں ہی نہیں۔ ہمارے بیڈ روموں تک میں داخل ہو چکے ہیں۔"

روزنامہ الفضل قادیان 14- اکتوبر 1934ء

ہماری تاریخ

الفضل 14- اکتوبر 1934ء کے صفحہ اول پر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر کئے جانے کی خبریوں درج ہے۔

یہ خبر نہایت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں جناب سر فضل حسین صاحب کے ریٹائر ہونے پر جو (ان کی) نشست خالی ہو گی۔ وہ جناب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو دی گئی ہے اور حکومت نے اپنے مصالح اور مفاد کے پیش نظر انہیں سر جوزف بھور کے۔ سی۔ ایس۔ آئی' کے سی۔ آئی'۔ ای۔ سی۔ بی۔ ای۔ کی جگہ کامرس ممبر کے فرائض کی سرانجام دہی سپرد کی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔

"آنریبل سر خان بہادر سر فضل حسین کے سی۔ آئی اور آنریبل سر جوزف بھور او۔ بی۔ ای۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر آئندہ سال سے اپنے اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ اب ملک معظم نے چوہدری ظفراللہ خان کو سر جوزف بھور کی جگہ اور کنور جگدیش پرشاد کو سر فضل حسین کی جگہ مقرر کیا ہے۔ ہم اس تقرر پر جناب چوہدری صاحب موصوف اور ان کے خاندان کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ یہ تقرر ملک اور قوم کے لئے' نیز جناب چوہدری صاحب کی ذات کے لئے بابرکت بنائے۔ اور انہیں بیش از پیش قومی و ملکی خدمات میں اپنی قابلیت کے اظہار کا موقعہ بخشے۔

روزنامہ الفضل قادیان 8- اکتوبر 1931ء

ہماری تاریخ

8- اکتوبر 1931ء کے الفضل کے شمارے میں حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب کا خطبہ بعنوان "ایمان کی بڑی علامتیں شجاعت اور محبت لوجہ اللہ" ہیں شائع کیا گیا ہے۔ اس کا ایک حصہ پیش خدمت ہے۔ فرمایا:-

دنیا میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو بظاہر نظر نہیں آتیں۔ اور جنہیں ہماری جسمانی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن باوجود اس کے ہمیں ان کے وجود میں کوئی شک نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنی علامتوں سے یقینی طور پر پہچانی جا سکتی ہیں۔ مثلاً ایمان ہے۔ یہ بھی ایک ایسی ہی چیز ہے جو گو ہم کسی کو پکڑ کر مجسم صورت میں نہیں دکھا سکتے لیکن اس کی بعض علامتیں ہیں جو نہایت ہی واضح اور یقینی ہیں اور جن سے واضح طور پر پتہ چل سکتا ہے کہ فلاں دل میں ایمان موجود ہے یا نہیں ایمان کی بہت سی علامتیں ہیں مگر اس وقت میں ان میں سے صرف ایک دو کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بڑی علامت جو ایمان کی ہے اور وہ ایمان لانے کے ساتھ ہی ہر انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور جس سے پہچانا جاتا ہے کہ اس شخص میں ایمان پیدا ہو گیا ہے۔ وہ شجاعت اور دلیری ہے. ایمان کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ ایک بزدل کو بھی بہادر اور دلیر بنا دیتا ہے۔ ایمان سے پہلے بالکل ممکن ہے کہ ایک شخص بزدل ہو کمزور ہمت اور پست خیالات رکھتا ہو۔ مگر جونہی اس کے اندر ایمان داخل ہوتا ہے اس کی ساری بزدلی دور ہو جاتی ہے۔ اس کی ساری کمزوری جاتی رہتی ہے اور وہ شیر سے بھی زیادہ بہادر اور دلیر ہو جاتا اور موت سے بالکل بے خوف اور نڈر بن جاتا ہے۔ یہ عظیم الشان تبدیلی ایمان ہی انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ (یہ آپ کے خطبہ کا ابتدائی حصہ ہے)

خدا کو انکسار پسند ہے

خدا کو انکسار پسند ہے اس کے بندوں سے جو جھک کے ملتا ہے جس کو اپنی کوئی برتری اپنے آپ کو بڑا سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی اور اس کے دماغ کو اس کی کوئی بڑائی نہیں چڑھتی ایسا شخص خدا کے ہاں عزت پاتا ہے۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ہاں عزت پاتا ہے تو یہ مراد نہیں کہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا' وہ عزت پاتا ہے اور پاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا بس نہیں کرتا جب تک کہ اس کی عزت کو کل عالم پر روشن اور ظاہر نہ کر دے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کی فوجی طاقت

افغانستان میں طاقت و قوت کا مرکز طالبان کی طرف منتقل ہو چکا ہے۔ تھوڑا عرصہ قبل اس تنظیم کا نام مدرسوں کے طلباء کی حیثیت سے سننے میں آیا۔ مگر اب اس تنظیم کے پاس جیٹ طیارے ہیں جو ربانی حکومت پر بمباری کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انکے پاس ٹینک بھی ہیں اور دیگر جدید ترین جنگی ہتھیار بھی ہیں۔

ان کا طریق جنگ ماضی میں جب ان کا ابتدائی ذکر سننے میں آیا تھا۔ بہت ناقص تھا۔ اور انہوں نے کابل پر جو حملہ ابتداء میں کئی ماہ پیشتر کیا تھا وہ کابل حکومت نے آسانی سے ختم کر دیا تھا۔ اب جو حملہ کیا گیا ہے وہ بہت منظم اور ٹھوس ہے۔ اور اس کی پوری ترتیب کے ساتھ منصوبہ بندی کی گئی معلوم ہوتی ہے۔ اب طالبان کسی نوزائیدہ یا منتشر تنظیم کا نام نہیں ایک ٹھوس اور جاندار فوج کا نام ہے جو اس وقت عملاً افغانستان کے نصف کے قریب علاقے پر قابض ہے۔ باقی دیگر علاقوں میں گلبدین حکمت یار کی حزب اسلامی قابض ہے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے علاقے بعض دیگر مجاہد تنظیموں کے قبضے میں ہیں۔ اور صدر ربانی کے ہاتھ میں فقط ایک محدود سا ٹکڑا رہ گیا ہے۔ لیکن جب تک کابل پر قبضہ نہیں ہو جاتا اس وقت کوئی بھی تنظیم اپنی حیثیت دوسرے ملکوں سے منوا نہیں سکتی۔ صدر ربانی کی حکومت کو بھی اس وقت تک دوسرے لوگ تسلیم کرتے رہیں گے جب تک دارالحکومت ان کے قبضے میں ہے۔

طالبان کے بارے میں مغربی ذرائع ابلاغ کے حوالے سے جو باتیں سامنے آ رہی ہیں وہ خاصی طور پریشان کن ہیں۔ ان ذرائع نے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم طالبات سے انٹرویوز کئے ہیں۔ ان طالبات نے کہا ہے کہ ہم لوگ سہمے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہمیں یہ خطرہ ہے کہ اگر کابل پر طالبان کا قبضہ ہو گیا تو وہ لڑکیوں کی تعلیم کے تمام ادارے بند کرا دیں گے۔ اور ہم لڑکیوں کو اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع کر کے گھر بیٹھنا پڑے گا۔ اس سے قبل طالبان نے ہرات اور قندھار کے شہروں پر قبضہ کیا تھا اور جس جس جگہ انہوں نے قبضہ کیا اس میں واقع لڑکیوں کے سکولوں کو غیر اسلامی قرار دے کر بند کر دیا۔ طالبان کا اسلام کا تصور یہ ہے کہ عورتوں کو تعلیم دینا غیر اسلامی کام ہے۔

طالبان کے پیچھے کون ہے؟ اس بارے میں افغانستان اور بھارت کا الزام یہ ہے کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ مل کر طالبان کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ امریکہ اور پاکستان کے مبینہ اتحاد کی وجہ سے ایران بھی افغانستان کے مسئلے پر پاکستان کے خلاف ہو گیا ہے۔ افغان صدر نے اس موقع پر ایران کی حمایت حاصل کرنے کے علاوہ بھارت کی حمایت بھی حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق بھارت کے ماہرین اور فوجی ربانی حکومت کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ اور افغانوں کو مشورے دے رہے ہیں۔ ماضی میں جس روس کے خلاف صدر ربانی اور دیگر مجاہدین جماعتیں لڑتی رہی ہیں وہ اب تازہ بدلے ہوئے سیاسی حالت میں مجاہد تنظیم کے سربراہ صدر افغانستان کی تائید کر رہا ہے۔

بھارت نے کھل کر الزام لگایا ہے کہ طالبان کی پشت پناہی کرنے والے پاکستانی ہیں۔

طالبان کے پاس جس قسم کے جدید ہتھیار ہیں جیسی ان کی جنگی صلاحیت ہے اور فضائیہ اور ٹینک بھی ان کے پاس ہیں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ طالبان کسی نہ کسی سمت سے اسلحہ اور تربیت ضرور حاصل کرتے ہیں۔

OOO

سوڈان کا ردعمل

سوڈان کو شدت پسند مسلمان ملکوں میں سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ سے دشمنی میں ایران کے بعد اسی کا نمبر ہے۔ اس پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات بھی لگائے جاتے رہتے ہیں۔

سوڈان نے عرب اور مسلمان ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکی کانگرس کے اس فیصلے کے خلاف کہ 'وہ اپنا سفارت خانہ تل ابیب سے بیت المقدس منتقل کر رہے ہیں' امریکی سفارت خانے بند کر دے۔ یہ خبر روزنامہ انگاز الوطنی نے اپنی ایک اشاعت میں دی ہے۔ سوڈانی پارلیمنٹ کی خارجہ معاملات کی کمیٹی کی طرف سے جاری کئے گئے ایک اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ امریکی کانگرس کا یہ فیصلہ مسلمانوں کے لئے اشتعال انگیز ہے۔ اور اس کا مقصد اسرائیل کو یہ انگیخت دلانا ہے کہ وہ یروشلم کو مکمل صیہونی شہر بنا دے۔ سوڈانی حکومت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ سفارت خانے بند کرنے سے عرب ملکوں کی سربراہ کانفرنس 1980ء جو اردن میں منعقد ہوئی تھی کی ایک قرارداد کی تعمیل ہو جائے گی۔

OOO

حماس کے لیڈر کی رہائی

مسٹر یاسر عرفات کی فلسطینی خود مختار اتھارٹی نے حماس کے ایک چوٹی کے لیڈر کو غزہ میں رہا کر دیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد اس انقلابی تنظیم کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانا ہے۔

شیخ سلام صفادی یہاں پر ایک بڑی مسجد کے امام ہیں ان کو چار ماہ کی نظر بندی کے بعد رہا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی رہائی کے بعد کہا کہ یہ ایک اچھا قدم ہے۔ اس سے صورت حال کو پر سکون رکھنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے پی ایل او اور حماس کے درمیان ہم آہنگی بڑھے گی۔ یاد رہے کہ حماس نامی انتہا پسند عسکری تنظیم یاسر عرفات کے اسرائیل کے ساتھ معاہدوں کی سخت مخالف ہے اور آئے دن امن سمجھوتوں کو سبوتاژ کرنے کی کارروائیاں کرتی رہتی ہے۔

ان کی رہائی کا فیصلہ مسٹر یاسر عرفات اور مغربی کنارے سے آمدہ ایک وفد سے ملاقات کے بعد کیا گیا۔

شیخ صفادی اسرائیل کے خلاف اپنی تیز و تند تقاریر کے باعث مشہور ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ فلسطینی خود مختار اتھارٹی کے بھی اتنے ہی دشمن سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو جون کے آخیر میں مسٹر یاسر عرفات کی پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ ان کے ساتھ جن دو دیگر حماس لیڈروں حماس محمود زاہر اور احمد بحر کو گرفتار کیا گیا تھا انکو اس ماہ کے شروع میں رہا کر دیا گیا تھا۔

تاہم بعض دیگر لیڈر ابھی تک جیل میں ہیں۔ جن میں سید ابو مسامی ایڈیٹر الوطن قابل ذکر ہیں۔ یہ اخبار حماس کا ترجمان ہے۔

حماس اور پی ایل او کے درمیان مفاہمتی بات چیت جاری ہے مگر یہ بات چیت مسٹر عرفات کے اس اصرار کی وجہ سے رکی ہوئی ہے کہ حماس کے لوگ اسرائیل کے خلاف اپنی کارروائیاں بند کر دینے کا وعدہ کریں۔

مسٹر عرفات نے حماس سے تعلقات بہتر بنانے کی پہلے بھی کئی کوششیں کی ہیں اور ان کو خود مختار اتھارٹی میں الیکشن میں شریک کرنے کی پیشکش بھی کی ہے۔ یہ انتخابات جنوری 96ء میں متوقع ہیں انہوں نے روزنامہ الوطن کی اشاعت بھی بحال کر دی ہے۔ یہ اخبار مسٹر عرفات کے حکم پر بند کیا گیا تھا۔ بندش کا عرصہ دو ماہ پر محیط تھا۔

تاہم ابھی تک اس تنظیم نے انتخابات میں حصہ لینے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ اور فلسطینی اتھارٹی نے پی ایل او کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

OOO

بوسنیا میں غیر ملکی مجاہدین

اقوام متحدہ نے بوسنیا کی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ بوسنیا میں غیر ملکی مجاہدین کو کنٹرول کرے۔ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد یہ مجاہدین اقوام متحدہ کے فوجیوں کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔ اور برطانوی فوجیوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق ان کی نظر میں ان مجاہدین کی حیثیت بھی بوسنیا کے سرکاری فوجیوں جیسی ہے۔ اور اگر انہوں نے کوئی حرکت کی تو اسے بھی بوسنیا کی حکومت کا ہی اقدام سمجھا جائے گا۔

واضح رہے کہ غیر ملکی مجاہدین میں پاکستان' افغانستان' سوڈان اور الجزائر کے مجاہدین شامل ہیں جبکہ اقوام متحدہ کی فوج برطانوی سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ برطانوی فوجیوں نے دو ہفتے قبل ایک مجاہد کو گولی مار کر شہید کر دیا تھا۔ جس کے بعد ان مجاہدین نے سڑک سے گذرتے ہوئے ناروے کے فوجیوں کو یرغمال بنا لیا تھا۔ اور ان کو مار اپیٹا جب یہ پتہ چل گیا کہ وہ برطانوی نہیں ہیں تب ان کو چھوڑا گیا تھا۔ اقوام متحدہ نے اس واقعے کے بعد برطانوی فوجیوں کی نقل و حرکت روک دی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

کسی اچھی تحریک پر بصد شوق لبیک کہنے والے۔ ایفائے عہد کی بہترین مثال۔ جذبہ قربانی کے اظہار کا بہترین نمونہ۔ اپنی مجبوریوں کو پس پشت ڈال کر ایک معمولی آواز پر اپنا بہت کچھ قربان کر دینے والے۔ کہاں ملیں گے آپ کو ایسے اچھے لوگ؟ اتنے پیارے افراد نیکی میں سبقت لے جانے کے جذبہ سے سرشار۔ ذاتی آسائش کو نیک مقصد کے لئے تج دینے والے مرد و زن؟ جی خوش ہوتا ہے ایسوں سے مل کر۔ رشک آتا ہے ان کی قربانی کو دیکھ کر۔ اللہ ان کا بھلا کرے۔

مضمون نامکمل رہے گا اگر میں ان نوجوان خدام کو داد نہ دوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت ہماری راہنمائی میں لگایا۔ ان کی کئی شامیں ہم نے عاریتاً لے لیں۔ اور انہوں نے بصد خوشی یہ نذرانہ پیش کر دیا۔ بڑے ہی مستعد نوجوان۔ بہت مخلص بہت اعلیٰ کارکن۔ کبھی بھی ان کے چہرہ پر ملال نظر نہ آیا۔ کبھی بھی وہ ہمارے ساتھ شریک ہونے میں نہ ہچکچائے۔ یہ ان کی راہنمائی اور بھاگ دوڑ کا نتیجہ تھا کہ ہم بہت سے ناواقف دوستوں سے متعارف ہوئے اور ان کے اندر جھانک کر یہ معلوم کر سکے کہ کتنے کتنے قیمتی موتی بکھرے پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو بھی جزا دے۔ بہت ہی اعلیٰ تربیت کا مظاہرہ انہوں نے کیا۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم بھی مبارک باد کی مستحق ہے جس نے ہمارے نوجوانوں کو بہت اعلیٰ سانچے میں ڈھالا۔ ان نوجوانوں نے ہی آگے جا کے معماران قوم بننا ہے۔ ہم ان کی صلاحیتوں سے متاثر ہیں اور ان کے مستقبل سے پر امید۔ ایسے نوجوانوں۔ ایسے بزرگوں۔ ایسے دوستوں کو دیکھ کر مسرور ہوں۔ خوبصورت و خوب سیرت افراد۔ اپنے عہدوں پر کو نبھانے والے۔ جذبہ قربانی سے معمور' ایسے افراد کا مجموعہ بنتی ہے وہ جماعت جس کی تربیت امام وقت کے ہاتھ سے ہوئی۔ اور جو یقیناً آج دوسروں پر سبقت لے گئی۔ اللہ کرے ہمارا ہر فرد ایسے ہی سانچے میں ڈھل جائے۔ نیک بنے۔ نیکی کمائے اور نیکی پھیلائے۔

ادب کا طریق اور عاجزی کی راہ یہی ہے کہ ہم اس کی (خدا کی) عطا کردہ قوتوں یا صلاحیتوں یا دوسرے مادی اسباب اور روحانی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید بعارضہ یرقان و بخار گذشتہ کئی روز سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد شفیع صاحب عرصہ دو ماہ سے علیل ہیں اور اب 2 ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں تکلیف زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

○ جماعت احمدیہ اوکاڑہ شہر کو بیت الذکر کے لئے خادم کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواست مقامی امیر / پریذیڈنٹ کی خدمت میں ارسال کریں۔ یا خود ملیں۔

ملک محمد نسیم

امیر جماعت احمدیہ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ

مجلس نابینا ربوہ کے سال 1995-96 کے لئے عہدیداران کا انتخاب

○ 14- اکتوبر 95ء کو مکرم کرامت اللہ صاحب خادم مربی سلسلہ کی صدارت میں مجلس نابینا کے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر مجلس۔ مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب چوہدری

نائب صدر اول۔ مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر نیز سیکرٹری تعلیم ادب کا شعبہ بھی حافظ محمود احمد صاحب کے سپرد کیا گیا۔

جنرل سیکرٹری۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد

رابطہ سیکرٹری۔ مکرم حافظ نور زمان صاحب

سیکرٹری اشاعت۔ مکرم محمد نصر اللہ صاحب جوئیہ

جوائنٹ سیکرٹری۔ مکرم محمود احمد صاحب طاہر

سیکرٹری صحت جسمانی۔ مکرم حافظ حفیظ احمد صاحب مجید

محرر و معاون مکرم عبدالحمید خلیق۔ معاون خصوصی مکرم نبیل احمد صاحب

خصوصی ممبران مکرم علی محمد صاحب، مکرم محمد الیاس صاحب اکبر، محمد اشرف صاحب اور مکرم حافظ مبارک احمد صاحب کو مقرر کیا گیا۔

(جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام عزیز مسعود سے تبدیل کر کے محمد عمر رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد عمر ولد حافظ عطاء الحق

8/24 دارالعلوم شرقی ربوہ

جماعتی نظام کا کام

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"جماعتی نظام کا یہ کام ہے کہ وہ افراد جو فی الواقعہ فی الحقیقت اس قابل نہیں کہ اپنے بچوں کو (کلام الٰہی) پڑھا سکیں۔ ان کے بچوں کو (کلام الٰہی) پڑھانے کا مناسب انتظام کرے .... چاہے اس پر رقم خرچ کرنی پڑے"۔

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی)

وصول شدہ رقم کی فوری ترسیل

○ تحریک جدید کا چندہ وعدوں کے مطابق سو فیصد وصول فرمائیں اور رقم کی ترسیل کا انتظام اولین موقع پر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

احمدی طلباء و طالبات

متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم ہے جو پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کرتا ہے۔

پاکستان اور دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ جس جس میدان میں (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ وغیرہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرماویں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات انہیں حاصل ہوتی رہیں گی۔ وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔ نیز تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق اس Information cell سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

اعلان

○ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن بہاولپور ڈویژن نے گورنمنٹ انٹرنل میرٹ سکالرشپ کے لئے طلباء و طالبات سے درخواستیں طلب کی ہیں۔

اہلیت۔

(i) میٹرک یا انٹرمیٹ 1995ء بہاولپور بورڈ سے پاس کیا ہو۔ یا

(ii) ڈی کام بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے پاس کیا ہو۔ یا

(iii) بی اے / بی ایس سی (Ist Annual 1994) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے مکمل کی ہو۔

(iv) مندرجہ بالا کسی ایک شرط کو پورا کرنے والے طلباء و طالبات نے اگر کسی بھی انٹرمیڈیٹ یا ڈگری کالج یا پاکستان کی منظور شدہ یونیورسٹیز میں کامرس۔ میڈیسن۔ ایگریکلچر۔ انجینئرنگ۔ فزیکل ایجوکیشن میں داخلہ لیا ہو وہ اس سکالرشپ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ اور مزید معلومات کے لئے روزنامہ پاکستان ٹائمز 30-10-95 ملاحظہ فرمائیں۔

داخلہ ایم فل و پی ایچ ڈی

○ پنجاب یونیورسٹی میں قائم نیشنل سنٹر آف ایکسیلنس (Excellence) مالیکولر بیالوجی نے ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- نومبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 24- اکتوبر 95ء ملاحظہ فرمائیں۔

بقیہ صفحہ 1

سے ان معموں میں غنی ہوتا ہے کہ وہ مستغنی ہو جاتا ہے، اس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی اس کی۔ وہ خدا کے نام پر گندی چیز دیتا ہے تو اپنے نام پر کیوں نہیں دیتا۔ خدا کی خاطر اس کا بہانہ رکھ کر گند پھینکتا ہے کہیں اور کہتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کرنے کے لئے یہ فعل کیا ہے۔ تو یہ چیز ناراضگی کا موجب بنتی ہے خدا سے پیار حاصل کرنے کا موجب نہیں بنتی۔

اور چندے کے تعلق میں اس مضمون کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیوں کہ ہمارا نظام ایک پاک روحانی نظام ہے۔ یہاں وہی چندہ باعث برکت ہوگا جو اس مضمون کو سمجھ کر پھر ادا کیا جاتا ہے۔

(از خطبہ 9- جون 95ء)

"کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ اگر مہنگائی نہ کرتے تو تباہی ہو جاتی۔ ہم نے بعض مشکل فیصلے بادل ناخواستہ کئے ہیں عوام کو مہنگائی کے بوجھ تلے سے جلد نکال لیں گے۔ عوام کو مشکل سے نکالنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کرسکتے۔ انہوں نے کہا کہ مشکل دور سے نکل کر پاکستان معاشی طور پر مضبوط ہو رہا ہے۔ عوام کو مہنگائی سے بچانے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں خانہ جنگی کا خاتمہ تمام گروپوں کی باہمی رضامندی سے ہو گا۔ مسئلہ کے حل کے لئے اقوام متحدہ کی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں اپنا کردار جاری رکھیں گے۔ ہم اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ خطے میں کسی کی بھی بالادستی قبول نہیں کریں گے۔

○ واپڈا کے چیئرمین کی برطرفی کے سوال پر پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر کے استعفیٰ کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ مسٹر کھر نے صدر مملکت سے ملاقات کی ہے۔ قیاس ہے کہ انہوں نے اپنا استعفیٰ پیش کیا ہے۔ صدر نے ان سے جلدی بازی نہ کرنے اور وزیراعظم سے ملاقات کرکے حقائق پیش کرنے کا مشورہ دیا۔ مسٹر مصطفیٰ کھر نے استعفیٰ کے سلسلے میں کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا لیکن گھر اور گاڑی سے قومی پرچم اتار دیا۔

○ بعض ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیراعظم مصطفیٰ کھر کو استعفیٰ دینے سے نہیں روک رہیں۔ وہ چیئرمین واپڈا کی برطرفی کے حکم کو بھی واپس لینے کو تیار نہیں ہیں۔ اور کہا ہے کہ کھر پانی و بجلی کے مکمل وزیر ہیں انکی مرضی کے مطابق وزارت چلائی جائے۔ مسٹر کھر کو شکایت ہے کہ وزیراعظم ان کی بجائے بیوروکریسی پر زیادہ اعتماد کرتی ہیں۔ مسٹر کھر بیوروکریسی کی بالادستی کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ وزیراعظم نے مسٹر کھر سے ملاقات کی ہے جس میں ان کی وزارت کے بارے میں امور زیر بحث آئے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ کھر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ واپڈا کے چیئرمین اور افسران کی برطرفی ان کے علم کے بغیر عمل میں آئی اس لئے اب ان کے وزارت میں رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔

○ حکومت نے مہنگائی کو روکنے کے لئے تاجروں اور تھوک فروشوں پر چھاپے مارنے کا حکم دیا ہے۔ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کو روکنے کے لئے اہم اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ چاروں چیف سیکرٹریوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں دوبارہ بنائی جائیں نیز صارفین کی کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے شہریوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

○ قومی اسمبلی میں مہنگائی پر سخت تقریریں کی گئیں۔ اراکین اسمبلی نے کہا کہ حکمران ہوش کریں ورنہ عوام سڑکوں پر گھسیٹیں گے۔ حکومت کے غیر منتخب مشیروں کو عوام کی کچھ خبر نہیں۔ وہ عوام کو روز بروز عذاب میں مبتلا کر رہے ہیں۔ منی بجٹ لانے کے لئے پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ کسی کو پتہ نہیں کہ اس سلسلے کا انجام کیا ہو گا۔ اپوزیشن ارکان نے کہا کہ ہم پاور شیئرنگ کے حامی نہیں ہیں۔ ہم ان کی وزارتوں پر تھوکتے ہیں۔ آئینی اصلاحات کے لئے حکومت سے بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ بعض ارکان نے کہا کہ صدر لغاری غور کریں کہ پارلیمنٹ سے ان کے خطاب کے وقت ایسے کاموں کا انتخاب کیوں کیا جاتا ہے۔ سرکاری اراکین نے کہا کہ حزب اختلاف مہنگائی کا نہیں حکومت نہ ملنے کا رونا رو رہی ہے۔ آصف زرداری پر تنقید ناقابل فہم ہے۔ سرکاری ارکان نے کہا ہم گھوڑے اپوزیشن کو دے دیتے ہیں وہ مہنگائی ختم کرادے۔ یاد رہے کہ اپوزیشن کا ارکان نے مسٹر زرداری کے گھوڑوں کے اصطبل کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔

○ فیصل آباد کے قریب پانچ منشیات فروش ڈاکو پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے لنڈیانوالہ گاؤں میں چھاپہ مارا تو ملزموں نے فائر کھول دیا جوابی فائرنگ پر گینگ کا سربراہ اپنے چار ساتھیوں سمیت مارا گیا۔ ہیڈ کانسٹیبل شدید زخمی ہوا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ حکومت نے حالیہ اقتصادی اقدامات آئی ایم ایف سے ڈیڑھ ارب ڈالر کا قرضہ حاصل کرنے کے لئے کئے ہیں۔ مہنگائی 13 فیصد نہیں بلکہ 22 فیصد بڑھے گی۔ بجٹ کا خسارہ کم کرنے کے لئے آئی ایم ایف کا دباؤ بڑھ رہا تھا۔ اور اس نے مطالبہ منوانے کے لئے قرضے کی ادائیگی بند کردی تھی۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ وہ ملک بھر میں جلسے جلوس کریں گے اور مہنگائی کے خلاف عوام کے شانہ بشانہ سڑکوں پر موجود ہوں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے یقین دلایا ہے کہ پارلیمنٹ کی تضحیک کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی مسٹر افتخار گیلانی کے ساتھ بعض اخبار نویسوں کی مبینہ بدسلوکی کے بارے میں رپورٹ ایک ہفتے میں پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ احتجاجی تحریک پر اپوزیشن نے اس بار نئی حکمت عملی وضع کی ہے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اس بار چھوٹے شہروں میں جائیں گے اور ہر سطح پر عوام کو متحرک کریں گے۔ مسٹر نواز شریف اس بارے میں اپنی حلیف جماعتوں سے صلاح مشورے کر رہے ہیں۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کراچی میں 20 لاکھ غیر قانونی تارکین وطن ہیں۔ ان سب کو اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔ ان لوگوں کی وجہ سے الطاف گروپ ملازمتیں نہ ہونے کی شکایت کر رہا ہے۔ حال ہی میں کراچی ائرپورٹ سے 700 بنگالیوں کو واپس بھیجا گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کو اتفاق فاؤنڈری کی لیکویڈیشن کا حکم جاری کرنے سے روک دیا ہے۔ فاضل عدالت نے کہا ہے کہ برادر شوگر ملز اور اتفاق شوگر کی اپیلوں کے فیصلے تک یہ حکم جاری نہ کیا جائے۔

○ سنی کنونشن میں مولانا عبدالستار خان نیازی اور مولانا شاہ احمد نورانی نے چھ سال کے بعد اتحاد کرلیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ دونوں مل کر حکومت کو ہٹائیں گے اور نواز شریف کی مدد کریں گے۔

○ جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم اسلامی جمیعت طلبہ نے ڈیوس روڈ لاہور پر واقع انڈین ائرلائنز کے دفتر پر حملہ کیا اور دفتر کا سامان اور شیشے توڑ پھوڑ دیئے۔ تاہم انہوں نے عملے کو کچھ نہیں کہا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کراچی میں عام معافی کا اعلان کرکے مشرقی پاکستان والی غلطی نہیں دوہرائی جائے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر نواز شریف کے مقدمے کی سماعت کے دوران مسلم لیگ (ن) کی عورتوں اور مردوں نے عدالت کے باہر سخت نعرہ بازی کی اور احتجاجی مظاہرہ کیا۔ فاضل جج نے اس مظاہرے کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ یہ مظاہرین نواز شریف کا کیس خراب کر رہے ہیں۔ شور شرابے سے عدالتی کام میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ کارکنوں کو کمرہ عدالت سے باہر مظاہرہ کرنے سے روکا جائے۔ نواز شریف خود یہاں ہوں تو وہ بھی کارکنوں کو روک دیں گے۔

○ واپڈا کے دو اور اہم افسران ایم ڈی ڈسٹری بیوشن اور ایم ڈی جزیشن فارغ ہو گئے ہیں۔ پہلے افسر نے رخصت اور دوسرے نے ریٹائرمنٹ لے لی ہے۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے اڑھائی گھنٹے تک مسٹر نواز شریف سے ملاقات کی۔ کشمیر اور افغانستان سمیت مختلف امور پر بات چیت کی۔ دوپہر کا کھانا بھی انہوں نے قائد حزب اختلاف کے ساتھ کھایا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے وزارت خارجہ کے حکام سے بھی ملاقاتیں کیں اور افغان صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

○ وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم جتنی جلدی ممکن ہو مذاکرات شروع کرے۔ ہڑتالوں سے اقتصادی دباؤ بڑھایا جارہا ہے۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جملہ سفارت کار اس وقت حیران رہ گئے جب پاکستانی نمائندے نے بھارت کے خلاف کشمیر کے مسئلے پر سخت ریمارکس دیئے اور بھارتی وفد جواب کا حق استعمال کرنے کی بجائے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

سیل، سیل
خوشخبری ڈبل اور ٹرپل جارجٹ
کے برقعوں پر شاندار سیل
رابطہ: اکبر احمد برمکان 32/4
دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ فون: 684
نزد کوٹھی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

ضرورت ڈرائیور
مجھے اپنی ذاتی گھریلو ضرورت کیلئے ایک ادھیڑ عمر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ اچھی صحت اور اپنا لائسنس ہونا چاہیئے۔ صدر محلہ جماعت کی تصدیق کے ہمراہ ملیں۔
تنخواہ اور رہائش وغیرہ کا فیصلہ باہم مل کر کیا جائے گا
چوہدری مقصود احمد اٹھوال
فون: 211167 PP شاہین موٹرز رحمت بازار ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379 / 558

فرائض کی ادائیگی
خواہ دینی ہو یا دُنیاوی دِل کو سکون بخشتی ہے
فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے۔
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
صبح سویرے اُٹھیں، ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں
کُھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں۔ تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ